کوئی قیمت نہیں۔ قلعہ فتح کرنے کی مہم اہم ترین اور خطرناک ہے لہٰذا میں خود اس کی رہنمائی کروں گا۔ زبیر نے کہا کے ساتھ چلنا چاہتا ہوں۔ محمد بن قاسم نے جواب دیا ایک قلعہ فتح کرنے کے لیے دو دماغوں کی ضرورت نہیں میں اپنی غیر موجودگی میں محمد بن ہارون کو سپہ سالار اور تمہیں اس کا نائب مقرر کرتا ہوں۔

مشقی سوالات

1۔ مندرجہ ذیل کے مختصر جواب لکھیے۔

الف: کس خبر نے بصرے کے لوگوں کو زیادہ مشتعل کیا؟

جواب: گورنر مکران نے حجاج بن یوسف کو یہ پیغام بھیجا کہ دیبل جانے والے بیس رکنی سفارتی وفد کے صرف دد ارکان زندہ واپس آئے ہیں اور اٹھارہ ارکان کو گورنر دیبل نے قتل کر دیا ہے۔ اس خبر نے بصرے کے لوگوں کو بہت زیادہ مشتعل کر دیا۔

ب: راستے کا قلعہ پہلے فتح کرنے میں محمد بن قاسم نے کیا مصلحت محسوس کی؟

جواب: محمد بن قاسم کا خیال تھا کہ یہ قلعہ دشمن کی اہم دفاعی چوکی ہے جسے فتح کر لیا گیا تو پسپا فوج فرار ہو کر دیبل پہنچے گی اور شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ کرے گی۔ اس کے علاوہ مسلمان فوج کا عقب بھی حملے کے خطرے سے محفوظ ہو جائے گا۔

ج: قادسیہ کی جنگ میں زبردست فوج کے باوجود ایرانیوں کو کیوں شکست ہوئی؟

جواب: ایرانی فوج نے اپنی تمام تر اُمیدیں اپنے سپہ سالار رستم سے وابستہ کر رکھی تھیں۔ رستم مارا گیا تو ایرانی فوج میں بد دلی پھیل گئی۔ اس طرح ایرانی مٹھی بھر مسلمانوں سے شکست کھا گئے۔

د: مسلمانوں اور غیر مسلموں کی جنگ کا کیا فرق ہے؟

جواب: غیر مسلم اپنے بادشاہ یا سپہ سالار کی خوشنودی کے لیے لڑتے ہیں۔ بادشاہ یا سپہ سالار مر جائے تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں اس طرح شکست ان کا مقدر بنتی ہے۔ اس کے برعکس مسلمان صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہاد کرتے ہیں۔ سپہ سالار شہید بھی ہو جائے تو ان کے جوش اور ولولے میں فرق نہیں آتا کیونکہ جس کی خاطر وہ جنگ کرتے ہیں وہ تو ہر وقت موجود اور سب کچھ دیکھتا ہے۔

2۔ اپنے استاد کی رہنمائی سے مندرجہ ذیل فقروں کی وضاحت کیجیے۔

الف: "غیور قوم کی ایک بے کس بیٹی کی فریاد بصرے اور کوفے کے ہر گھر میں پہنچ چکی تھی۔"

وضاحت: مسلمانوں کے تجارتی قافلے پر حملہ کرنے والوں نے مردوں کو شہید کر کے خواتین کو قیدی بنا لیا تھا۔ ان قیدی خواتین میں سے ایک ناہید نے حجاج بن یوسف اور مسلمان قوم کے نام خط لکھ کر ان سے مدد مانگی تھی۔ اس خط نے مسلمانوں میں زبردست جوش اور ولولہ پیدا کر دیا تھا۔ کوفے اور بصرے کا ہر مرد اسلامی فوج کا حصہ بن کر سندھ پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ خواتین مردوں کا حوصلہ بڑھا رہی تھیں۔ اس ماحول کو واضح کرنے کے لیے نسیم حجازی

لکھتے ہیں کہ غیور قوم کی ایک بے کس بیٹی کی فریاد بصرے اور کوفے کے ہر گھر میں پہنچ چکی تھی۔

ب: ''خدا مجھے قوم کے لیے رستم نہ بنائے بلکہ مجھے مثنیٰؓ بننے کی توفیق دے۔''

وضاحت: جنگِ قادسیہ میں ایرانیوں نے اپنی تمام تر اُمیدیں اپنے سپہ سالار رستم سے وابستہ کر رکھی تھیں۔ رستم مارا گیا تو ایرانی فوج مایوس ہو کر شکست کھا گئی جب کہ مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت مثنیٰؓ کی شہادت نے مسلم فوج کو نیا جوش اور جذبہ بخشا تھا جس کے نتیجے میں مسلمانوں نے کئی گنا بڑی ایرانی فوج کو ہرا دیا تھا اسی لیے محمد بن قاسم نے دُعا کی کہ خدا مجھے قوم کے لیے رستم نہ بنائے بلکہ مجھے مثنیٰؓ بننے کی توفیق دے۔

3: مندرجہ ذیل مصادر کو امدادی افعال کے طور پر اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

دینا۔ لینا۔ آنا۔ جانا۔ پڑنا۔ چکنا۔ رکھنا۔ اٹھنا۔

جواب:

- دینا: اختر نے نوکری سے استعفا دے دیا۔
- لینا: پہلے چائے پی لو پھر پودوں کو پانی دے لینا۔
- آنا: ذرا مجھے سکول تک چھوڑ آنا۔
- جانا: تھوڑی دیر کے لیے 'رُک جانا' میں آ رہا ہوں۔
- پڑنا: فیل ہونے کی خبر سن کی ابرار رو پڑا۔
- چکنا: وہ چائے پی چکا ہے۔
- رکھنا: میں نے یہ کہانی سن رکھی ہے۔
- اٹھنا: سیڑھیوں سے نیچے گرتے ہی اسد درد سے بلبلا اٹھا۔

4: مندرجہ ذیل حروف کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

نہ صرف۔۔۔۔۔ بلکہ　　　جوں جوں۔۔۔۔۔ توں توں

جیسے جیسے۔۔۔۔۔ ویسے ویسے　　　چونکہ۔۔۔۔۔ اس لیے

جواب:

- نہ صرف۔۔۔۔۔ بلکہ: وہ نہ صرف محنتی ہے بلکہ ڈسپلن کی پابندی بھی کرتا ہے۔
- جوں جوں۔۔۔۔۔ توں توں: جوں جوں امتحان نزدیک آتے گئے توں توں اسد کی پریشانی بڑھتی گئی۔
- جیسے جیسے۔۔۔۔۔ ویسے ویسے: جیسے جیسے سورج ڈھلتا گیا، ویسے ویسے اندھیرے میں اضافہ ہوتا گیا۔
- چونکہ۔۔۔۔۔ اس لیے: چونکہ وہ بیمار ہے، اس لیے آج کالج نہیں آئے گا۔

مضمون

مضمون ایک ایسی نثری تحریر ہوتی ہے جس میں زندگی کے کسی بھی شعبے سے متعلق، کسی بھی موضوع پر اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ مضمون کی بالعموم ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ سب سے پہلے زیرِ بحث موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے اور پھر اس کے بارے میں معلومات پیش کر کے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔

مضمون قدرے مختصر مگر جامع ہونا چاہیے۔ چونکہ روزمرہ بول چال کی زبان سب سے عمدہ تحریر ہوتی ہے اس لیے مضمون نگار کو چاہیے کہ وہ روزمرہ سے قریب رہ کر حتی الامکان شگفتہ اور رواں زبان استعمال کرے۔ مضمون نگار کے لیے موضوع کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر مضمون نگار موضوع سے منسلک نہ رہے گا یا خیالات کی ترتیب کو گڈمڈ کر دے گا تو اس کا مضمون اچھا تاثر پیش نہیں کرے گا۔

5: آپ ناول ''محمد بن قاسم'' کا مطالعہ کیجیے اور ناول کے ہیرو محمد بن قاسم کے کردار کی خوبیاں بیان کیجیے۔

جواب: طالب علم خود کوشش کریں۔

☆ سیاق وسباق کے حوالے سے اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: ''محمد بن قاسم شیراز سے ہوتا ہوا مکران پہنچا۔ مکران کی سرحد عبور کرنے کے بعد لسبیلے کے پہاڑی علاقے میں اُسے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بھیم سنگھ بیس ہزار فوج کے ساتھ لسبیلے کے سندھی گورنر کی اعانت کے لیے پہنچ چکا تھا۔ اُس نے ایک مضبوط پہاڑی قلعے کو اپنا مرکز بنا کر تمام راستوں پر اپنے تیرانداز بٹھا دیے۔ اپنے باپ کی مخالفت کے باوجود وہ راجا داہر کو اس بات کا یقین دلا چکا تھا کہ اُس کے بیس ہزار سپاہی بارہ ہزار مسلمانوں کو لسبیلے سے آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔'' (سرمایۂ اُردو 12 ص 50)

حوالۂ متن: سبق کا عنوان : **پہلی فتح**

مصنف کا نام : **نسیم حجازی**

سیاق وسباق: اسیر مسلمان خاتون کا خط ملنے پر گورنر حجاج بن یوسف نے اموی خلیفہ سے اجازت لی اور سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسم کو سپہ سالار بنا کر اسلامی لشکر کو دیبل فتح کرنے کے لیے بھیج دیا۔ اس موقع پر اہل دمشق میں زبردست جوش اور ولولہ تھا۔ خواتین اسلام نے اپنے زیورات عطیے میں دے کر بیت المال کو سونے چاندی سے بھر دیا تھا۔ بصرہ میں تین روزہ قیام کے دوران میں محمد بن قاسم کو معلوم ہوا کہ دیبل جانے والے بیس رکنی وفد کے اٹھارہ ارکان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ دمشق سے پانچ ہزار مجاہدین اسلام بصرہ پہنچے تھے لیکن بصرہ سے روانگی کے وقت مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

تشریح: محمد بن قاسم کی سربراہی میں اسلامی فوج شیراز سے مکران پہنچی۔ مکران کی سرحد پار کرنے کے بعد لسبیلہ کا پہاڑی علاقہ آ گیا جہاں اسلامی فوج کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مشکلات کا سبب بھیم سنگھ کی بیس ہزار فوج تھی۔ بھیم سنگھ کے فوجیوں نے مسلمانوں کے خلاف گوریلا جنگ کا طریقہ اپنا رکھا تھا۔ وہ تمیں چالیس کی ٹولیوں میں مسلمانوں پر حملے کرتے اور پھر غائب ہو جاتے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود ہندو مسلمانوں سے خوفزدہ اور مرعوب تھے۔ بھیم سنگھ بیس ہزار فوج لے کر آیا تھا جب کہ محمد بن قاسم کے ساتھ صرف بارہ ہزار مجاہدین تھے اس کے باوجود پیش قدمی کرنے کے بجائے بھیم سنگھ نے ایک قلعہ